مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج ۔ کویت

ذرائع ابلاغ اور ان کی قومی وملی ذمہ داریاں

قومی ٹیلیویژن پر فحاشی وعریانی کے بڑھتے ہوئے منظم سیلاب پر ملک کے سنجیدہ حلقوں میں تشویش روز بروز بڑھ رہی ہے اور پرنٹ میڈیا میں ان حلقوں کی طرف سے برابر احتجاج سامنے آرہا ہے اور مطالبہ کیا جارہا ہے کہ قومی امنگوں اور ملی اقدار کو پامال کرنے کی اس مہم کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور اس مہم کے ذمہ دار عناصر کو یا تو برطرف کیا جائے یا ان کو اسلامی، اخلاقی اقدار کا پابند کیا جائے تاکہ قومی ٹیلی ویژن سے ایسے پروگرام نشر ہوں جو ہماری تہذیب وثقافت۔ غیرت وحمیت۔ جہاد وتقویٰ اور وقار وعظمت کی اسلامی اقدار کے مظہر ہوں اور قومی اخلاق وکردار کی تعمیر میں مؤثر اور مثبت رول ادا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہوں اس کے لئے ضروری ہے کہ وزارت اطلاعات و نشریات کا قلمدان کسی بہتر محب وطن اور اسلام دوست شخصیت کے حوالے کیا جائے جو عصر حاضر کی ابلاغ عامہ کی ضروریات کے ساتھ ساتھ قوم کی اجتماعی ۔ اخلاقی و روحانی تعمیر اور قومی وملی تشخص اجاگر کرنے کی اہمیت وضرورت کا شعور وجذبہ رکھتی ہو۔

قومی ٹیلیویژن کے حالیہ پروگرام غیر معیاری غیر اخلاقی اور بے حیائی کے فروغ کا باعث ہیں اور نئی نسل کے اپنے دین سے دلچسپی کو ختم کرکے مغربیت کی مادر پدر آزاد تہذیب کو اختیار کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اپنے ارد گرد کے بدلتے ہوئے ماحول سے قومی سطح پر ان کے منفی اثرات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ پی وی ٹی کے ارباب اختیار کی بے حسی کے بارے یہ جان کر سخت رنج وصدمہ ہوا کہ انہوں نے اپنے نیوز بلیٹن میں بھارتی درندوں کے ہاتھوں بے دردی اور وحشیانہ طور پر قتل کئے گئے لنبوٹ (آزاد کشمیر) کے بے گناہ مظلومین کی خون آلودہ اور بعض سر بریدہ لاشوں کے دل ہلا دینے والے مناظر دکھانے کے فوراً بعد رقص وسنگیت کے عریاں اور شرمناک پروگرام دکھانا شروع کردیئے جس سے ناظرین کے جذبات بری طرح مجروح ہوئے اس حرکت کو قومی غیرت وحمیت کے ساتھ ظالمانہ مذاق کے علاوہ اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ پروگراموں کی ایسی ترتیب وتشکیل سے واقعات وحالات کی حقیقی تلخی وسنگینی کے دیرپا اثرات کس طرح ناظرین کے ذہنوں میں محفوظ رہ سکتے ہیں اور اپنے دشمنوں کے بہیمانہ اعمال واقدامات کے بارے دنیا کو کیسے متاثر کیا جاسکتا ہے یہی وجہ ہے ہمارے ذرائع ابلاغ قومی پروپیگنڈا کے میدان میں اپنے نکتہ نظر کی تشہیر کے لئے کبھی بھی قابلِ فخر نہیں رہے۔ پی ٹی وی کی مذکورہ حرکت سے قومی سطح پر سخت مایوسی اور افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔

ہمارے ذرائع ابلاغ کی نشریات کا تجزیاتی تاثر یہ ہے کہ قوم کو دانستہ طور پر اپنی شناخت کے شعور سے محروم کیا جارہا ہے جس سے قوم کے نوجوانان کے فطری تعمیری رجحانات کا رخ تیزی سے غیر ضروری۔ فضول و بے مقصد سمتوں کی طرف مڑ رہا ہے۔ جس سے قومی ٹیلینٹ توانائی اور وسائل کا بلاوجہ ضیاع ہورہا ہے ہمارا قومی المیہ یہ ہے کہ بحیثیت قوم ہم ابھی تک اپنی ترجیحات کا تعین ہی نہیں کرپائے اور اس المیے کے ذمہ دار صاحبان اختیار واقتدار ہیں کیا یہ المیہ نہیں ہے کہ عالمی سطح پر پاکستان کو ایک ناکام ریاست ثابت کرنے کی بھرپور کوششیں ہو رہی ہیں اور اس کے وجود کو پیہم خطرات کا سامنا ہے اور ادھر حکومت بسنت کے ہندوانہ۔ غیر اسلامی، فضول و

بے مقصد تہوار کی سرکاری سرپرستی کرتے ہوئے قومی ٹیلیویژن پر اسے مکمل کوریج دے رہی ہے۔ کیا یہ قومی ٹیلنٹ کی غلط سمت رہنمائی نہیں؟ کیا یہ قومی توانائی اور وسائل کا بلا مقصد ضیاع نہیں ہے؟ بسنت کافرانہ رسومات کی علامت ہے ہمارے ہاں اس موقع پر پتنگ بازی کی وسیع پیمانے پر حوصلہ افزائی سے مردوزن کے مخلوط مقابلوں میں تفریح کے نام پر فحاشی و بے حیائی کو فروغ ملتا ہے جسکا ہمارے تہذیب واخلاق سے دور کا بھی واسطہ نہیں لیکن حکومت ہے کہ اس موقع پر اپنی سرپرستی کے ساتھ ٹیلیویژن پر کوریج سے بسنت و پتنگ کی ہندووانہ رسم کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ یہ کس قدر مایوس کن صورت حال ہے جو ہمارے قومی و ملی مزاج واخلاق اور شعار کے سراسر خلاف ہے ہم تو بت شکن قوم ہیں اور ترک رسوم ہمارا شعار ہے اس نسبت سے ہمارا شعار اور طرز عمل بسنت و پتنگ کی حوصلہ افزائی نہیں بلکہ

چھوڑ بسنت پتنگ

کر کفر سے جنگ

ہونا چاہئے۔ ہمارے دشمن ستاروں پر کمندیں ڈالنے کے راستے تلاش کر رہے ہیں اور ہماری قوم کو بسنت پتنگ بازی، رقص، سنگیت اور لعو لعب سے بہلایا جا رہا ہے آخر یہ کس کے ایجنڈے پر کام ہو رہا ہے۔ موجودہ حکومت کی سرپرستی میں میڈیا نے بے حیائی کے فروغ میں گزشتہ حکوت کے ریکارڈ بھی توڑ دیئے ہیں ابھی یہ حالت ہے تو حکومت کی لبرل پالیسی کے نتیجہ میں جب پرائیویٹ ٹی وی چینلز کا اجراء ہوگا تو پھر کیا حال ہوگا اور ملک کے اسلامی تشخص اور ثقافتی اقدار کے تحفظ کی کیا ضمانت ہوگی۔

پاکستان 13 کروڑ مسلمانوں کا ملک ہے جسمیں محض محدودے چند افراد بیرونی قوتوں کے آلہ کار بن کر گزشتہ پچاس سالوں سے ملک کی نظریاتی سرحدوں کو پامال کر رہے ہیں اور ملک کی ثقافت کو غلط رنگ دے رہے ہیں اور مسلمان خواتین کی غلط تصویر کشی کرتے ہیں پاکستان کی خواتین کی اکثریت پوری دنیا میں حیا و تقدس کی علامت ہیں۔ ٹی وی کے پروگرام ان باحیا خواتین کی ہرگز نمائندگی نہیں کرتے بلکہ ان کے بارے غلط تاثر پیدا کرتے ہیں پاکستان کی باحیا خواتین اپنے بارے غلط تاثر کے خلاف ان پروگراموں کی مذمت کرتی ہیں اور حکومت سے امید رکھتی ہیں کہ وہ انکی چادر اور چاردیواری کی حفاظت کے ساتھ مغربی طرز زندگی کے دین آزار ٹی وی پروگراموں کو بند کر کے انکے گھروں میں معصوم بچیوں کو فحش اثرات سے محفوظ رکھنے کیلئے موثر اقدام کریں۔

آزادی کی انقلابی تحریک

فوجی بھرتی بائیکاٹ ۱۹۳۹ء

مؤلف: محمد عمر فاروق

-/150 روپے

جنگ عظیم دوم میں ہندوستان سے انگریزی فوج میں بھرتی کے خلاف ایک عظیم تحریک "فوجی بھرتی بائیکاٹ" ملک بھر میں مجلس احرار اسلام کی پہلی اور تنہا آواز، اکابر احرار کی جرأت وکردار، آزادی کے گمنام کارکنوں کا تذکرہ، قربانی و ایثار کی لازوال داستان، ایمان پرور واقعات اور کفر شکن مہمات، تاریخ آزادی ہند کے اس روشن باب پر پہلی کتاب

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ● مکتبہ احرار 69 سی حسین سٹریٹ وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور